خواتین کی قیادت والی ترقی

گذشتہ دہائی کے دوران بھارت کا ترقیاتی بیانیہ ایک قابل ذکر کایا پلٹ کے عمل سے گزری ہے، اور اس سفر کے دوران ایک ازحد حوصلہ افزا پہلو یہ رہا ہے کہ ملک کی نمو کی داستان میں خواتین کا کردار قابل ذکر طور پر بالیدہ ہو کر سامنے آیا ہے۔ آج ہم پورے فخر کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ناری شکتی بھارت کے نمو کے ایجنڈے میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔

بھارت نہ صرف یہ کہ خواتین کو بنیادی سطح پر بااختیار بنا رہا ہے بلکہ ایسا راستہ بھی ہموار کر رہا ہے جس کے ذریعہ وکست بھارت کے معماران کے طور پر ان کی قیادت کو بروئے کار لایا جاسکے۔

خواتین کو ترقیات سے استفادہ کرنے والی حیثیت کے بجائے انہیں تبدیلی کے ایک محرک اور ذریعہ کے طور پر تسلیم کرنے کا پہلو سرکاری اسکیموں اور پہل قدمیوں کے ایک جامع مرقع کے ذریعہ نمایا کیا گیا ہے۔ یہ پالیسیاں جنہیں زندگی کے سلسلے کو جاری رکھنے کے اصول کے تحت وضع کیا گیا ہے، خواتین کی زندگیوں کو بہتر بنانے میں محوری کردار ادا کر رہی ہیں، اس امر کو یقینی بنا رہی ہیں کہ انہیں تعلیم کے توسط سے پروقار زندگی گزارنے، اچھی مائیں بننے، مالی طور پر خود کفیل بنانے اور اقتصادی ارتباط کے لیے اوائل عمری سے ہی امداد حاصل ہوسکے۔

تعلیمی اور تغذیہ جاتی امداد فراہم کرنے والی اسکیمیں مثلاً بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ اور سکلیہ سمردھی یوجنا نے تعلیم کے شعبے میں صنفی فاصلے کو پر کرنے میں اہم تعاون دیا ہے۔ ان پہل قدمیوں نے نہ صرف یہ کہ پیدائش کے وقت صنفی تناسب کو بہتر بنانے میں مدد دی ہے بلکہ پہلے سے کہیں زیادہ بہتر صنفی طور پر متوازن معاشرے کی تشکیل کے لیے ایک بنیاد بھی فراہم کردی ہے۔

مزید برآں، آنگن واڑی نظام اور پوشن ابھیان جیسی پہل قدمیوں نے خواتین اور بچوں کی صحت اور خیر و عافیت کو بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ یہ تمام پروگرام اس امر کو یقینی بنا رہے ہیں کہ خواتین اور نوجوان لڑکیوں کو انہیں درکار تغذیہ اور تعلیم حاصل ہو تاکہ وہ مستقبل کے لیے ایک مضبوط بنیاد تعمیر کرسکیں۔

صحت اور صفائی ستھرائی کی اسکیموں نے بھی خواتین کے لیے زندگی کی عمدگی کو بہتر بنانے کے معاملے میں عمیق اثرات مرتب کیے ہیں۔ مثال کے طور پر پردھان منتری اُجولا یوجنا، جس کے تحت روایتی کھانا پکانے کے ایندھنوں سے وابستہ صحتی خدشات میں تخفیف ہوتی ہے۔

سوچھ بھارت مشن نے 8.11 کروڑ بیت الخلاء تعمیر کیے ہیں۔

اس کے نتیجے میں خواتین کے لیے حفظانِ صحت اور سلامتی دونوں پہلو بہتر ہوئے ہیں۔ ان تمام کوششوں کے خواتین کی پیداواریت پر طویل المدت اثرات مرتب ہوں گے۔

سب سے زیادہ تغیر لانے والی پہل قدمیوں میں سے ایک یعنی دین دیال انتودیہ یوجنا-قومی دیہی روزی روٹی مشن (ڈی اے وائی این آر ایل ایم) کا نام لیا جاسکتا ہے۔ اس اسکیم نے قابل ذکر طور پر اقتصادی لحاظ سے کمزور کنبوں-خصوصاً دیہی خواتین اور برادریوں کو بااختیار بنایا ہے۔ 31 جنوری 2025 تک 05.10 کروڑ سے زائد کنبوں کو تقریباً 87.90 لاکھ ازخود اپنی مدد گروپوں کی شکل میں یکجا کیا جاچکا ہے۔ مزید یہ کہ 6 لاکھ سے زائد ایس ایچ جی اراکین کو مختلف النوع کرداروں کی انجام دہی کے سلسلے میں معاشرتی وسائل افراد (سی آر پی) کی شکل میں تربیت فراہم کی گئی ہے- یہ سلسلہ پشو سکھی سے لے کر کرشی سکھی تک اور بینک سکھی سے لے کر بیمہ سکھی اور پوشن سکھی تک احاطہ کر رہا ہے۔ یہ تمام تر کوششیں ایسی ہیں جنہوں نے خواتین کو نہ صرف مالی استحکام عطا کیا ہے بلکہ انہیں اپنے معاشرے میں قائدانہ کردار ادا کرنے کا اعتماد بھی بخشا ہے۔

ملک کی تیز رفتار نمو کو اختراع اور صنعت کاری سے بھی تقویت حاصل ہو رہی ہے۔ میک ان انڈیا اور ڈیجیٹل انڈیا جیسی پہل قدمیاں نہ صرف یہ کہ بھارت کے اقتصادی پیش منظر کو تغیر سے ہمکنار کر رہی ہیں بلکہ خواتین کے لیے نئے مواقع بھی فراہم کر رہی ہیں۔ بھارت، جسے اب دنیا کا تیسرا وسیع تر اسٹارٹ اپ ایکو نظام تسلیم کیا جاتا ہے، خواتین کی قیادت والی صنعتوں کے معاملے میں اضافہ ملاحظہ کر رہا ہے۔ پردھان منتری مدرا یوجنا (پی ایم ایم وائی) اور اسٹینڈ اپ انڈیا جیسی پہل قدمیاں اس رجحان کو پروان چڑھانے میں خاصی مفید ثابت ہوئی ہیں۔

خواتین کے مابین مزدوروں کی قوت کی شکل میں شراکت داری نے ہدف بند پہل قدمیوں مثلاً پالنا اسکیم اور کام کاجی خواتین کی ہوسٹل اسکیم کے ذریعہ ایک واضح بہتری ملاحظہ کی ہے۔

ان پروگراموں کا مقصد کام کاجی خواتین کو درپیش دو ازحد اہم بندشوں سے نمٹنے کے لائق بنانا ہے، یہ بندشیں ہیں نگہداشت کا کام اور رہائش۔

ان تمام تر اقدامات کے باوجود، ملک میں ایک مجموعی، عمدگی کے حامل نگہداشت پر مبنی ایکو نظام کا قیام فوری طور پر درکار ہے۔

جہاں ایک جانب حکومت بچوں اور بزرگوں کی نگہداشت کی سہولتوں کے معاملے میں واقع فاصلے کو پر کرنے کے معاملے میں قابل ستائش پیش رفت کر رہی ہے، چنوتیاں پھر بھی برقرار رہیں۔ ایک مربوط طریقہ کار لازم ہے- ایک ایسا طریقہ کار جو نہ صرف یہ کہ طبیعاتی بنیادی ڈھانچے کو مستحکم بنائے بلکہ ایک ایسا مضبوط پالیسی فریم ورک اور عمدگی کو یقینی بنانے کا میکنزم بھی نافذ کرے۔

مثال کے طور پر، حکومت دن میں نگہداشت فراہم کرانے والے مراکز کو سند فراہم کرنے کے لیے ایک قانونی ڈھانچہ تشکیل دے سکتی ہے اور باقاعدگی کے ساتھ معیار بندی کو یقینی بنانے کے لیے ان کی نگرانی بھی کرسکتی ہے۔ اس کے علاوہ کام کاجی خواتین کے لیے ان کے اخراجات کے سلسلے میں ایک طے شدہ حد تک ایک خصوصی ٹیکس استثنائی بھی فراہم کی جاسکتی ہے، یہ استثنائی ان ہی اخراجات کے لیے ہوگی جو بچوں کی نگہداشت (5 برس کی عمر کے بچوں کے معاملے میں) پر عائد ہوتے ہیں، اس سے معیشت میں خواتین کی شراکت داری کو مزید تقویت حاصل ہوگی۔

مزید برآں، تکنیکی روزگاروں میں خواتین کی شراکت داری کی حوصلہ افزائی کی پالیسیاں مثلاً رات کی شفٹ میں کام کرنے کی سہولت جو وافر سلامتی اقدامات کی تجاویز کے ساتھ دستیاب ہو، اسے ریاستوں کی جانب سے مزید وسیع انداز میں بطور نمونہ پیش کرنا ہوگا۔

جیوتی وج
ڈائرکٹر جنرل فکی

حکومت نے خواتین کی سیاسی اور ڈیجیٹل اختیار دہی کے معاملے میں بھی اہم اقدامات کیے ہیں۔ پی ایم جی دشا جیسی ڈیجیٹل پہل قدمیاں دیہی خواتین کو اپنی مالی خودمختاری کے لیے بروئے کار لانے کے لائق بنا رہی ہیں۔ مصنوعی انٹیلی جینس کے منظر عام پر آنے، بلاک چین اور فن ٹیک ایس ٹی ای ایم شعبوں میں خواتین کے لیے نئے راستے ہموار کر رہی ہے، سائنس اور انجینئرنگ میں خواتین-کرن (وائز-کرن) اور اداروں کی ثقافتیں تغیر لانے کے لیے صنفی ترقی (گتی) کی بات کی جاسکتی ہے۔

سیاسی محاذ پر، خواتین کے لیے ریزرویشن فراہم کرنے والے بل کی منظوری قانون ساز اداروں میں فزوں تر نمائندگی کا راستہ ہموار کیا ہے، جس کے ذریعہ اس امر کو یقینی بنایا جائے گا کہ خواتین کی آواز حکمرانی کی ہر سطح پر سنی جائے۔

ان سرکاری اسکیموں کے تغیراتی اثرات خواتین قائدین، صنعت کاران اور تبدیلی لانے والی شکل میں بڑھتی ہوئی تعداد ملک بھر میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

بااختیار خواتین نہ صرف یہ کہ اپنے مقدر سنوار رہی ہیں بلکہ سماجی اقتصادی ترقی کو بھی سمت عطا کر رہی ہیں۔ دراصل خواتین کی قیادت والی ترقی فکی جیسی تنظیموں کے لیے کلیدی ترجیحات میں سے ایک رہی ہے اور اسے وکست بھارت کے لیے ایک لازم امر کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔

خواتین کی قیادت والی ترقی کی جانب سفر جاری وساری ہے اور اس کی کامیابی کا انحصار دونوں یعنی حکومت اور نجی شعبے کی اجتماعی اور پیہم کوششوں پر ہوگا۔

تمل ناڈو میں حزب التحریر کا نیٹ ورک

قومی ریاستوں کے دور میں غیر عملی نظریے کی اندھی تقلید

آج کی دنیا آپس میں گہرے طور پر جڑی ہوئی ہے، یہاں تک کہ قومی سرحدوں کے ذریعے بھی اسے مکمل طور پر محفوظ نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے میں، تمل ناڈو میں حزب التحریر کے نیٹ ورک کا حالیہ انکشاف ایک بار پھر اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ بعض نظریات کی اندھی تقلید نہ صرف غیر عملی ہے بلکہ جدید قومی ریاستی نظام کے تقاضوں سے متصادم بھی ہے۔

نیشنل انویسٹیگیشن ایجنسی (NIA) کے مطابق بھی افراد کو گرفتار کیا گیا ہے، جو غیر قانونی طور پر اس تنظیم سے وابستہ تھے۔ NIA کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ گروہ عالمی خلافت کے قیام کے لیے سرگرم تھا۔ تاہم، یہ جانچنا ابھی باقی ہے کہ ان دعووں میں کتنی صداقت ہے۔ یہ واقعہ اس بات کی یاد دہانی کراتا ہے کہ معاشرتی و سیاسی اتحاد کی حفاظت کتنا ضروری ہے، خاص طور پر ایک کثیر المذاہب ملک جیسے بھارت میں۔ اس کے ساتھ ساتھ، یہ قومی سلامتی ایجنسیوں کے لیے ایک تنبیہ بھی ہے کہ وہ چوکس رہیں اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کو ایسے عناصر سے محفوظ رکھیں جو ایک مخصوص قوم یا ریاست کو نشانہ بنانے کے عزائم رکھتے ہیں۔

حزب التحریر 1953 میں قائم کی گئی تھی اور یہ ایک توسیع پسند نظریاتی گروہ ہے۔ اس کا بنیادی مقصد جدید قومی ریاستی نظام کو چیلنج کرنا اور اس کی جگہ ایک متبادل حکومتی ڈھانچہ متعارف کرانا ہے، جسے عام طور پر خلافت کہا جاتا ہے۔ یہ نظریہ کچھ حلقوں کے لیے پرکشش ہوسکتا ہے کیونکہ یہ پوری دنیا کے مسلمانوں کو ایک متحد طاقت کے طور پر دیکھنے کی خواہش رکھتا ہے۔ تاہم، مسلم علماء کے درمیان اس پر مکمل اتفاق نہیں پایا جاتا۔ کچھ کا ماننا ہے کہ خلافت کا نظام عثمانی سلطنت کے دور میں اپنے عروج پر پہنچا اور 1924 میں اس کا خاتمہ ہوا، جبکہ کچھ دیگر یہ دلیل دیتے ہیں کہ عثمانی خلافت درحقیقت ایک بادشاہت تھی، جیسے گریٹ برٹین اور فرانس۔

1648 کے ٹریٹی آف ویسٹ فیلیا کے بعد سے، دنیا قومی ریاستوں کے نظام کی طرف گامزن ہوئی، جو وقت کے ساتھ مضبوط ہوا اور عالمی استحکام کے لیے سنگ میل ثابت ہوا۔ اس نظام کو ختم کرنے کی کوشش کرنا ایک ناممکن خواب ہے۔ ایک متحدہ مسلم خلافت کا قیام نہ صرف غیر عملی ہے بلکہ قومی خودمختاری کے اصول کے بھی خلاف ہے۔

یہ نظریہ کہ ایک مرکزی طاقت مختلف ثقافتوں، زبانوں، سیاسی نظاموں اور متنوع عقائد پر مشتمل پوری مسلم دنیا پر حکمرانی کرسکتی ہے، صرف نادانی ہی نہیں بلکہ خطرناک بھی ہے۔

تمل ناڈو میں حزب التحریر کا نیٹ ورک سامنے آنا نہ صرف قانون نافذ کرنے والے اداروں کے لیے ایک چیلنج ہے بلکہ یہ ایک واضح اشارہ بھی ہے کہ انتہا پسندانہ نظریات سماج میں خفیہ طریقے سے سرایت کرسکتے ہیں۔ تمل ناڈو، جو اپنی قدیم تہذیب، ثقافتی ورثے اور پرامن ماحول کے لیے جانا جاتا ہے، عام طور پر انتہا پسندی کے لیے پہچانا نہیں جاتا۔ اس کے باوجود، اس تنظیم کا وہاں خفیہ طور پر متحرک ہونا اس بات کی علامت ہے کہ انتہا پسند گروہ کس طرح مخصوص افراد کو اپنے ایجنڈے کا حصہ بناسکتے ہیں۔

الطاف میر
پی ایچ ڈی
جامعہ ملیہ اسلامیہ

یہ گروہ صرف روایتی طور پر انتہا پسند سمجھے جانے والے حلقوں تک محدود نہیں بلکہ وہ ایسے افراد کو بھی بھرتی کرسکتے ہیں جو عام طور پر ان نظریات سے وابستہ نہیں سمجھے جاتے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مسئلہ قومی سلامتی کے لیے خطرہ بن سکتا ہے۔

اس خطرے سے نمٹنے کے لیے سب سے پہلا قدم یہ ہے کہ نقصاندہ نظریات کے پھیلاؤ کی روک تھام کی جائے اور عوام کو ان کے خطرات سے آگاہ کیا جائے۔ NIA کی حالیہ کارروائی ظاہر کرتی ہے کہ حزب التحریر کے نظریات نے کچھ افراد کو گمراہ کیا، جو ایک غیر حقیقی خواب کے پیچھے بھاگ رہے تھے۔ لیکن یہ اندھی تقلید نہ صرف غیر عملی ہے بلکہ قومی سلامتی اور سماجی ہم آہنگی کے لیے ایک بڑا خطرہ بھی بن سکتی ہے۔

آج کی دنیا میں، جہاں قومی ریاستوں کی خودمختاری ایک بنیادی اصول ہے، ہر ملک کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے معاملات کو بیرونی مداخلت کے بغیر چلائے۔ یہ نظام، اگرچہ مکمل نہیں، پھر بھی عالمی تعلقات میں استحکام کا ضامن رہا ہے اور اس نے دوسری جنگ عظیم کے بعد بڑے پیمانے پر تنازعات کو روکنے میں مدد دی ہے۔ تاہم، ایسے نظریات جو قومی ریاستوں کی خودمختاری کو چیلنج کرتے ہیں، اس استحکام کے لیے خطرہ بن سکتے ہیں۔

اندھی تقلید کا سب سے خطرناک نتیجہ یہ ہے کہ یہ معاشرتی تقسیم اور داخلی انتشار کو فروغ دیتی ہے۔ حزب التحریر جیسے گروہوں کے نظریات پر عمل کرنا قومی خودمختاری اور جمہوری اصولوں کے خلاف جاتا ہے اور اس سے ان مسلم شہریوں کے لیے مشکلات پیدا ہوسکتی ہیں جو اپنے ممالک کے وفادار شہری ہیں اور انتہا پسندی کو مسترد کرتے ہیں۔

مزید برآں، ایسے نظریات کسی بھی ملک میں تشدد اور کشیدگی کو بڑھا سکتے ہیں، جس کے نتیجے میں ریاستی استحکام کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ داعش کا عروج اس کی ایک واضح مثال ہے، جس نے خلافت کے نام پر غیر انسانی اقدامات کیے اور دنیا بھر میں مسلمانوں کے لیے مسائل پیدا کیے۔ یہ ضروری ہے کہ خاص طور پر نوجوان نسل ایسے نظریات کا تنقیدی جائزہ لے جو سطحی طور پر تو پرکشش لگتے ہیں، مگر حقیقت میں غیر عملی اور خطرناک ہیں۔ ایک بہتر دنیا کی تعمیر اسی وقت ممکن ہے جب ہم حقیقت پسندانہ اصولوں پر عمل کریں اور پرامن بقائے باہمی کو فروغ دیں۔

ہمیں ایک ایسا ماحول پیدا کرنے کی ضرورت ہے جہاں مکالمے اور تنقیدی سوچ کو فروغ ملے، تاکہ لوگ سوالات اٹھائیں، بحث کریں اور نظریات کو چیلنج کریں، بجائے اس کے کہ وہ اندھی تقلید میں مبتلا ہو کر خود کو اور اپنے معاشرے کو نقصان پہنچائیں۔ صرف اسی طرح ہم ایک ایسی دنیا تشکیل دے سکتے ہیں جو نہ صرف پرامن ہو بلکہ تمام انسانوں کے لیے مساوی اور منصفانہ بھی ہو۔

ماہ صیام کا مہینہ برکتوں مجبتوں آپسی بھائی چارے کو فروغ دینے اور عمل کرنے کا ایک پیغام

جیسے ہی رمضان کا چاند نظر آتا ہے ایک دوسرے کو مبارک دیتے ہوئے دنیا بھر کے مسلمان خود کو ضبط نفس، غور و فکر ہو جاتے ہیں آپنے آپ کو عبادت کے سفر پر روانہ کرتے ہیں یہ مقدس مہینہ روزے رکھنے، دعائیں مانگنے اور مغفرت کی تلاش کا وقت ہے لیکن یہ ایک ایسا موقع بھی ہے جو اتحاد کو مضبوط کرنے اور ان معاشرتی برائیوں کے خاتمے کی طرف کام کرنے میں طاقت رکھتا ہے

روزہ صبر خود پر قابو پانے آنکھ کا روزہ ناک کا روزہ کان کا روزہ اور کمزوروں کے لیے ہمدردی کا درس دیتا ہے۔ یہ صرف کھانے اور پینے سے پرہیز کرنے کا نام نہیں، بلکہ دل و دماغ کی پاکیزگی کا ذریعہ بھی ہے۔ یہ پاکیزگی صرف انفرادی عبادت تک محدود نہیں ہونی چاہیے، بلکہ اس کا اثر ہمارے برتاؤ اور دوسروں سے سلوک پر بھی ہونا چاہیے۔

رمضان ہمیں نرمی، درگزر اور معاشرے میں پسماندگی کی امداد کیسے کی جائے بہتری کے لیے کوشش کرنے کا سبق دیتا ہے، خاص طور پر منشیات کی لت، جرائم، گھریلو تشدد اور معاشرتی تقسیم جیسے مسائل سے نمٹنے کے حوالے سے آج کل کا سب سے بڑا مسئلہ منشیات کی لعت ہے، جو خاص طور پر نوجوانوں میں تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

منشیات زندگیاں تباہ کر دیتی ہیں، خاندانوں کو توڑ دیتی ہیں اور جرائم کو جنم دیتی ہیں۔ اسلام میں ہر قسم کے نشے کو سختی سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ عقل کو مفلوج کرتا ہے اور انسان کو برائی کی طرف لے جاتا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ تبارک تعالیٰ فرماتے ہیں:

"اے ایمان والو! شراب، جوا، بتوں کے چڑھاوے اور پانسے (قسمت آزمائی کے طریقے) سب ناپاک شیطانی کام ہیں ان سے بچو تاکہ تم کامیاب ہوسکو۔

آپسی بھائی چارے کی کمی ایک اور سنگین مسئلہ ہے۔ رائے، ذات، فرقہ واریت یا سماجی حیثیت کے اختلافات بعض اوقات نفرت اور عداوت کا سبب بنتے ہیں۔ اسلام ہمیں اخوت اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے، کیونکہ اتحاد ایک مضبوط اور خوشحال معاشرے کی بنیاد ہے۔ نبی کریم نے فرمایا:

عبدالقادر کنڈریا

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے کسی کے حوالے کرتا ہے انسانیت پر یقین رکھتا ہے۔

رمضان ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم اپنے دلوں کو بغض و کینہ سے پاک کریں ایک دوسرے کی پرانی رنجشوں کو ختم کریں اور محبت و یگانگت کو فروغ دیں۔

ایک ساتھ افطار کرنا، زکوٰۃ اور صدقہ دینا، اور باجماعت نماز پڑھنا اتحاد کا مظہر ہیں، جنہیں پورے سال اپنانا چاہیے۔ چھوٹے چھوٹے نیکی کے کام، کسی ضرورت مند کی مدد کرنا، یا محض مسکرا کر ملنا بھی بھائی چارے کو فروغ دے سکتے ہیں۔

گھریلو تشدد اور خواتین و بچوں کے ساتھ بدسلوکی ایک اور سنگین مسئلہ ہے جو آج بھی ہمارے معاشرے میں موجود ہے۔ اسلام میں عورتوں کے حقوق کی بے حد تاکید کی گئی ہے، لیکن بدقسمتی سے، بہت سے گھروں میں خواتین کو ذہنی و جسمانی تشدد کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ نبی کریم نے فرمایا:

"تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہے، اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے اچھا ہوں۔"

یہ مہینہ ہمیں اپنے رویے پر غور کرنے اور گھروں میں محبت، عزت اور سکون قائم کرنے کا پیغام دیتا ہے۔ ایک اچھا خاندان ایک اچھے معاشرے کی بنیاد رکھتا ہے، اور اگر ہم اپنے گھروں کو امن کا گہوارہ بنائیں تو پورا معاشرہ ترقی کرے گا۔

رمضان ہمیں سکھاتا ہے کہ ہم دوسروں کی مدد کریں، خاص طور پر ان لوگوں کی جو غربت اور مشکلات میں زندگی گزار رہے ہیں۔ زکوٰۃ اور صدقہ دینا صرف مالی مدد کا ذریعہ نہیں، بلکہ دوسروں کے لیے ہمدردی اور خیر خواہی کا اظہار بھی ہے۔ غریبوں اور محتاجین کی مدد کرکے ہم نہ صرف ان کے دکھ درد کو کم کرتے ہیں، بلکہ اللہ کی رحمت کے بھی حقدار بنتے ہیں۔

بدیانتی اور (کرپشن) رشوت خوری بھی ہمارے معاشرتی مسائل میں سے ایک ہے۔

کاروبار، حکومت، اور ذاتی معاملات میں ایمانداری اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ہے۔ جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا اور دوسروں کے حقوق غصب کرنا ایک بڑا گناہ ہے۔ نبی کریم نے فرمایا:

"منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے، جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے، اور جب اس پر اعتماد کیا جائے تو خیانت کرتا ہے۔"

یہ مہینہ ہمیں سچائی، دیانت داری اور انصاف کو اپنانے کی تلقین کرتا ہے۔ اگر ہر شخص اپنی زندگی میں ایمانداری اور انصاف کو جگہ دے تو پورے معاشرے میں خوشحالی آسکتی ہے

سوشل میڈیا اور ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے استعمال نے جہاں دنیا کو قریب کر دیا ہے، وہیں یہ غلط معلومات پھیلانے، نفرت انگیزی اور تنازعات کو بڑھانے کا ذریعہ بھی بن گیا ہے۔ ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ہم کیا شیئر کر رہے ہیں اور اس کا دوسروں پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔ قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے:

"اور جس چیز کا تمہیں علم نہیں اس کے پیچھے مت پڑو، بے شک کان، آنکھ اور دل، ان سب کے بارے میں پوچھا جائے گا

یہ مہینہ ہمیں خود احتسابی کی دعوت دیتا ہے کہ ہم اپنے وقت کو کیسے استعمال کرتے ہیں۔ غیر ضروری مشغولیات، جھگڑوں اور فضول باتوں سے بچ کر ہمیں اپنی توانائیاں مثبت سرگرمیوں، علم حاصل کرنے اور تعمیری گفتگو میں صرف کرنی چاہئیں۔

رمضان کی اصل روح صرف ایک مہینے کے لیے خود کو بدلنا نہیں، بلکہ ہمیشہ کے لیے اپنی زندگی میں بہتری لانا ہے۔ برے کاموں کو ترک کرنا، اچھائی کو اپنانا اور دوسروں کے لیے فائدہ مند بننا اس مہینے کا پیغام ہے۔ اگر ہم اپنی ذات کو سنوار لیں تو ہمارے خاندان مضبوط ہوں گے، برادریاں متحد ہوں گی اور معاشرہ خوشحال ہوگا۔

یہ مقدس مہینہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ہماری چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی بڑی تبدیلی لا سکتی ہے۔ کسی ضرورت مند کی مدد کرنا، منشیات کی لعنت کو ترک کرنا، کسی دوست یا رشتہ دار سے صلح کرنا، یا بس اپنے الفاظ اور عمل میں نرمی پیدا کرنا یہ سب معاشرے میں مثبت تبدیلی لا سکتے ہیں۔ آگے جاری

سفر ماہ صیام

جینا ہے رمضان میں حقیقت شان ہے
تلاوت دل میں بھر لیں یہ پہچان ہے
آپنے آپ سے سفر عبادت کرتا ہے جو
آپنی ہی یہ مغفرت میں پھر آسان ہے
خود کو نفس ضبط کر کے بیٹھے جو
آنہیں سکتا قریب وہ جو شطان ہے
اس منزل کو نزدیک لا کر دیکھو زرہ
نیکیوں سے وہ بھرا یہاں قربان ہے
فجر ظہور عصر مغرب عشاء نمازیں
تہذب نفلوں کی بے تحاشہ شان ہے
سحری اور افطاری میں بیٹھے سب
پڑنا نماز تراویح بھی یہاں فرمان ہے
دل کو سکوں ملتا ہے ان صفوں میں
محبت کی ہیں دو لتیں پڑیں قر ان ہے
چلے ہیں سب گنڈریا اس منزل اور
تم بھی بیٹھو صفوں میں کیا شان ہے

عبدالقادر کُنڈریا

رمضان ہمیں یاد دلاتا ہے کہ حقیقی کامیابی صرف روزے رکھنے یا عبادات کرنے میں نہیں، بلکہ اپنے اخلاق، رویے اور معاشرتی کردار کو بہتر بنانے میں ہے۔ جیسے جیسے یہ بابرکت مہینہ آگے بڑھتا ہے ہمیں اس کے پیغام کو اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنانے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ ہماری دنیا اور آخرت دونوں سنور جائیں ماہ صیام کی برکتوں مجبتوں کے ساتھ ہم اور آگے بڑیں انسانیت کیلئے اولین فرض نبھائیں آپسی بھائی چارے کے ساتھ یہ مظلیں ایک دن نہیں ہر روز سجھائیں دعائیں ہوں مسکینوں یتیموں کا ہر وقت خیال رہے پسماندگی کے شکار آبادی عوام کو آمداد فراہم ہو یہاں سے ہم سب کے گناہ کی بخشش ہو جنت کے راستے آسان ہوں یہ عمل کرتے ہوئے ماہ صیام کی برکتیں رحمتیں اور زیادہ نازل ہونگی اور ہم سب کو ایمان کی زندگی جینے میں آسانی ہوگی

یا ناظقدر

شب قدر کی فضیلت سے ہمیں یاد رکھنا
گنا ہمارے معاف کر کے پھر بھی آباد رکھنا
اس دن کے صدقے یارب قبول ہو دعا ہماری
ہاتھ پھلائے بیٹھے ہیں فریاد یاد رکھنا
ناجانے آسجانے کب گنا ہوئے ہیں یارب
بخش دینا پھر بھی یارب ہمیں آباد رکھنا
اس رات فضیلت یارب ایک موقعہ دے دو
معاف کرتے یارب پھر بھی ہمیں یاد رکھنا
تیری نعمتوں رحمتوں برکتوں کا سفر یارب
سفر ہو آسان ہمارا مشکلیں بھی یاد رکھنا
آپکی سب نظروں کی قریب ہمیشہ رہتے ہیں
گناہوں کو بخش دیتے سب کی لاز رکھنا
ماہ صیام برکتوں سے بھر دو جھولی ہماری
مانگنا نہیں آتا یارب پھر بھی یاد رکھنا
کوئی رکوع میں مصروف سجدے میں ہے گرا
الوداع صیام کے صدقے یارب یاد رکھنا
تیری محفلوں میں مانگنے کے بشمار خزانے
دیتے وقت یارب تھوڑا اور بھی یاد رکھنا
ٹیری رونقوں میں بشمار فریادیں ہیں ہماری
قبول کرتے وقت یارب سب کو یاد رکھنا
گنڈریا نے سبھی محفل میں فریاد یارب کی ہے
گنا بخشتے وقت یارب سبھی یاد رکھنا
عید بھی خوشحال منائیں یارب یاد رکھنا
گنا ہمارے معاف کر کے پھر بھی آباد رکھنا

عبدالقادر کُنڈریا

یا آللہ ہاتھ اٹھا کے دعا کرتے ہیں
ہمیں نیک بنا برائیوں سے بچا نیک راستے پر چلا
جو نوجوان برائیوں کی اور جا رہے ہیں ماہ صیام
کے صدقے ان کے بُرے عیبوں کو دور فرما جو
بیمار ہے اُن کی تمام بیماریوں کو دور فرما صحتیابی
فرما شر یشطان سے بچائے آمین۔